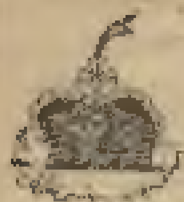
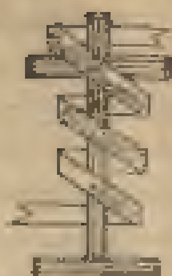




لودیانہ

گلدستۂ اخبار

نور افشاں

اور خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھنا

پچھلے پرچہ میں مسیح کے صعود کا بیان ہوا اور انجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ خداوند صعود کے بعد خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا اب ہم یہہ دریافت کرینگے کہ اس کلام کا مطلب کیا تھا تو ظاہر ہے کہ یہہ کلام مجازی ہے کیونکہ خدا جسم نہیں جسکا کوئی ہاتھ ہو نہیں سکتا دہنے ہاتھ پر بیٹھنے سے یہہ مراد ہے کہ وہ خدا کے ساتھ جلال و حکومت میں شریک ہے یہی انجیل کی تعلیم ہے کہ یہہ شراکت نہ صرف کلمتہ اللہ کو تھی جو ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا اور خود خدا تھا اور جسنے مسیح میں مجسم ہو کر اپنا جلال ظاہر کیا بلکہ انسانیت کو بھی عطا ہوئی یعنے مسیح کی کل ذات مرکب تا انسانیت الوہیت جو اس میں موجود تھیں اس جلال میں شریک ہوئے۔ اس شراکت کے دو سبب ہیں پہلا مسیح کی اعلیٰ ذات و صفات دوسرا وہ کام جو مسیح نے نجات کے واسطے پورا کیا ان دو باتوں کا تذکرہ عبرانیوں کے پہلے باب کی ۳ میں پایا جاتا ہے وہاں یہہ بیان ہے کہ وہ یعنے مسیح بلندی پر جناب بعالی کے دہنے جا بیٹھا اسواسطے کہ وہ اسکے جلال کی رونق اور اسکی ماہیت کا نقش تھا اور سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا تھا وہ جب اسنے آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کیا یہی مضمون فلپیوں کے خط کے ۲ باب کی ۶ سے ۱۱ تک میں پایا جاتا ہے وہاں کہا ہے کہ اسنے یعنے مسیح نے خدا کی صورت میں ہوکے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا بلکہ اپنے آپ کو پست کیا اور موت تک یعنے صلیبی موت تک فرمان بردار رہا اسواسطے یعنے ان دو سببوں کے لئے خدا نے اسے بہت سرفراز کیا اور اسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کا نام لیکر ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکیں۔ افسیوں کے ۱ باب کے ۲۰ سے ۲۲ تک میں یہہ بیان ہوا ہے کہ خدا نے مسیح کو مردوں میں سے جلایا اور اپنے دہنے آسمانی مکانوں پر بٹھایا اور ساری حکومت اور اختیار اور ریاست اور خداوندی پر اور ہر ایک نام پر جو نہ صرف اس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لیا جاتا ہے بلند کیا اور سب کچھ اسکے پاؤں تلے کر دیا یہہ آخری فقرہ ۸ مزمور میں سے ہے اور انجیل میں اکثر اقتباس کیا گیا ہے یہہ ثابت کرنے کو کہ مسیح کی حکومت کل موجودات پر ہے جیسا البتہ ہی سب کچھ اسکی اطاعت میں اور یا تو اسنے کوئی چیز چھوڑی نہیں جو اسکی تابع نہ کی ہو عبرانیوں کے خط کے دوسرے باب کی ۸ اور پہلا قرنتیوں کے ۱۵ باب کی ۲۷ میں یوں بیان ہوا ہے کہ جب اسنے سب کچھ اسکے تابع کر دیا تو ظاہر ہے کہ وہی الگ رہا جسنے سب کچھ اسکی اطاعت میں کر دیا کوئی مخلوق اسکی حکومت کے باہر نہ رہا خود خداوند یسوع مسیح نے اس حکومت کا دعویٰ کیا ہے دیکھو متی کی انجیل کے ۲۸ باب کی ۱۸ یسوع نے انسے کہا کہ آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا پطرس رسول پہلے خط کے ۳ باب کی ۲۲ میں کہتا ہے وہ آسمان پر جا کر خدا کے دہنے ہے اور فرشتے اور حکومتیں اور ریاستیں اسکے تابع ہیں پرانے عہدنامہ میں بھی مسیح کی حکومت عامہ کا تذکرہ جگہ جگہ میں ملتا ہے خاص کر کے دیکھو (زبور ۲ و ۴۵ و ۱۱۰) یسعیاہ کے ۹ باب کی ۶ و ۷ دانیل کے ۷ باب کی ۱۴ اب ظاہر ہے کہ اس قسم کا اختیار اور حکومت صرف انسان نہیں پا سکتا صرف اسی مسئلے سے مسیح کی الوہیت ثابت ہوا ہے پورے طور سے مسیح اور اگر نیکو ضرور ہے کہ وہ قادر مطلق ہو اور سب جگہ حاضر ناظر اور کامل دانائی رکھے سو معہ ان اوصاف بغیر جو کہ الٰہی صفات ہیں کوئی شخص کل مخلوقات اور موجودات پر حکومت نہیں کر سکتا بائبل میں صاف مذکور ہوا ہے کہ خدا نے فرشتوں کو بھی اس قسم کی عزت نہیں بخشی (عبرانیوں کے خط کا پہلا باب) بلکہ انکو حکم دیا کہ بیٹے کو سجدہ کریں۔

جیسا صدر میں مذکور ہوا کل مطلق حکومت کا مالک یسوع مسیح خدا کا مجسم ہے شاید کوئی سوال کرے کہ یہہ حکومت جو اوپر مذکور ہوئی مسیح کی الوہیت کرتی ہے یا انسانیت یا دونوں طور سے ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ اسکا مالک دونوں طور ہیں یہہ ہم نہیں بتا سکتے کہ کسقدر الوہیت اور کتنی انسانیت اسمیں شراکت رکھتی ہے لیکن یہہ معلوم ہے کہ دونوں شریک ہیں اس میں کچھ عجب کی بات نہیں تم خود اپنے وجود پر نگاہ کر کے دیکھو کہ تم جسم اور روح سے مرکب ہو جو کہ ایک دوسرے کا مخالف اور ضد میں ہیں جب تم بولتے ہو یا لکھتے ہو تب دونوں ایک جا کرتی ہیں لیکن تم یہہ نہیں بتا سکتے کہ ان عملوں میں روح کی شراکت کسقدر ہے اور جسم کی کسقدر یہہ ہم جانتے ہیں کہ مسیح میں الوہیت اور انسانیت دونوں موجود تھیں انجیل کی یہہ گواہی ہے اور یہہ بات معجزوں سے بھی ثابت ہوتا ہے جو مسیح نے کر دکھائے ہم یہہ بھی جانتے ہیں کہ مسیح کے کاموں میں اسکی دونوں ذاتیں شریک ہوتی تھیں لیکن یہہ معلوم نہیں کہ کسی خاص کام میں کسقدر اور کس نسبت پر دونوں ذاتیں شریک ہوتی ہیں ہم یہہ جانتے ہیں کہ اسکی الوہیت انسانیت نہیں بنی اور نہ اسکی انسانیت الوہیت بنگئی وہ دونوں ملکر اور کبھی الگ الگ اپنا کام کرتی ہیں یہہ ہم نے پہچانا ہے کہ انسان کے بعض کام میں فقط بدن کارگر ہے اور بعض میں روح اور بعض میں دونوں ملکر کام کرتی ہیں لیکن کب اور کس طور پر دونوں ملتی ہیں اور کب الگ ہوتی ہیں یہہ ہماری دریافت سے باہر ہے بائبل کی تعلیم اتنا ہی بتا رہی ہے کہ کل خلقت کی حکومت و انتظام خدا نے اسی شخص کے ہاتھ میں سپرد کیا ہے جس میں الوہیت کا کمال اپنا ہوا دیکھیں

انسانیت بھی ہی اور جو اُس تعلیمی ترقی اور بہبودی سے حصہ پانے کا مستحق ہے اُس کا اُس نے اظہار کیا اور یہ مطلق اور عام حکومت خداوند کو نجات دہندہ کی حیثیت پر سپرد کی ہی جو سب پر حاکم ہو وہ کلیسیا ابھی اُس پر ہی یہ کلیسیا کی طرح ہو کہ وہ سب موجودات کو خدا کو حی یا بالا کر نجات کا امیدوار ہو وہ سے خدا کے برگزیدہ اکٹھے کئے جاویں اور بادشاہت میں داخل ہو کر روحانی پرورش پاویں اور آخر کو خدا کے سامنے بے عیب اور بے الزام پیش کئے جاویں جب یہ سارا کام پورا ہو جاوے تب خداوند مطلق اور عام حکومت سے الگ ہو کر اور اسکو خدا کے ہاتھ میں سپرد کر کے آپ مطلق ابدیت کے اوپر ہمیشہ بادشاہت کریگا ✤

معاملات وسط ایشیا

جونہی بلوچک وسط ایشیا کی نسبت حال میں مشتہر ہوئی ہے اُسکے مطالعہ سے طبیعت نہایت رنجیدہ ہوتی ہے ۔ اس کتاب سے پولیٹکل کشیدگی کی ایک ایسی حالت ظاہر ہوتی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا کے معاملات کی نوبت اب ایک نازک حالت کو پہنچ گئی ہے یہ حالت اُس وقت سے شروع ہوئی ہے جبکہ جنرل اسکوبلف نے اپنے مشہور و معروف مقام گیک ٹیپ کی ایک سپیچ میں یہ بیان کیا تھا کہ وسط ایشیا میں روس کا اقبال غالب ہے اور جو وقعت زار روس سابق پولیٹکل اور جنگی فائدوں کے لحاظ سے ٹرانس کیسپین کے ملک کو دیتے تھے جو ابھی فتح کیا گیا ہے اُسکے ظاہر کرنے سے جنرل موصوف نے گویا ملک مذکور کی حفاظت قدر بڑھا دی تھی اُس سپیچ اور نیز اُس مضمون کے خواہوں نے کہ روس مرو کے ترکمانوں کو زیر دست بنا کر مطیع بنانا چاہتا ہے جو ماذن اُمنس میں طہران

اور سفیر بیٹ پیٹرز برگ سے جو بھی بعض انگریزوں کو یہ ۔ فروری ۱۸۸۲ء کو سفیر روس سے صاف صاف اسباب کے دریافت کرنے پر مائل کیا تاکہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان اس قسم کی کوئی قرارداد نہیں ہو سکتی ہے جس سے وہ بدگمانی رفع ہو جائے جسکے ساتھ انگلستان کے لوگ جیسا کہ سفیر کو خوب جانتا تھا ان ملکوں میں روسی فوج کی کارگذاری اور ترقی کو دیکھتے تھے ۔ ان انگریزوں کو ملک اٹک کی ملکیت کے معاملہ کا فیصلہ کرنا مد نظر تھا جسکا دعویٰ ہو وہ ایران کے واسطے کرتے تھے اور وہ خیال کرتے تھے کہ جس وقت ایک مرتبہ اسکی تصحیح ہو جاوے گی تو پھر روس کو آگے بڑھنے کے واسطے کوئی باعث تحریک نہ ہوگا اور مرو کی نسبت ممدوح خاص روسیوں کے اس قول و اقرار پر بھروسا کرتے تھے کہ مرو کے تقی ترکمانوں کی حالت میں اسقدر اصلاح ہو گئی ہے کہ آئندہ کو کسی کچھ ضرورت نہ ہوگی ✤

ادھر دی جیرس نے اپنے جواب میں اسے ایشیا کے معاملہ کے اس حصہ کا بالکل تخالف نہیں کیا ۔ اس دریائے اکسس سے سرخس تک افغانستان کی سرحد کی حد و حدود کی نسبت نامہ و پیام کرنے پر آمادہ تھا مگر یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اُسنے پہلے ہی سے ۲ فروری ۱۸۸۲ء کو یہ مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ وہ کسی ملک کی نسبت جو سرحد مذکور کے شمال میں واقع ہو ہمارے حق کو تسلیم نہیں کرے گا ۔ اس مقام پر درحقیقت تمام بلوچک کا خلاصہ موجود ہی روس صرف ملک اٹک سے سروکار رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے گو اس وجہ کی باعث سے وہ سرخس تک افغانستان کی سرحد پہنچتا ہے ✤

مرو کی حالت آئندہ سے بھی کچھ سروکار نہیں ہے یہ ملک افغانستان سے باہر واقع ہے اور روس کے رعب و داب کے احاطہ سے متعلق ہے ۔ اس دعوے سے روس کا تصرف افغانستان کی تمام سرحد پر اکسس سے لیکر سرخس تک ہوتا ہے مگر وہ اسپر قانع نہیں جس حالت میں کہ اُسنے ہمکو اس ملک کی نسبت جو افغانستان سے باہر واقع ہے ایک قسم کے تعلق سے خارج کر دیا ہے تو وہ دلیری کے ساتھ ایک اور حق چاہتا ہے یعنی یہ کہ اُسکو افغانستان کی سرحد کے قرار دینے میں بایں لحاظ کہ اُس سرحد کی اصلاح کرنے اور اُسکو ہندوستان کی طرف اور پیچھے ہٹانے میں شریک ہونے کا حق دیا جاوے جبکہ یہ سب باتیں پوری ہو جاویں گی تو وہ اسبات کے تسلیم کرنے پر آمادہ ہوگا کہ افغانستان انگریزوں کے رعب کے احاطہ میں ہے جیسا کہ ہم ڈی جیرس نے اکتوبر گذشتہ میں بیان کیا تھا مگر سوال یہ ہے کہ افغانستان کیا شے ہے اور روس کس ملک کو افغانستان تصور کرتا ہے اگر اسکا ارادہ اس بنا پر ایک حصہ کے علیحدہ کرنیکا ہے کہ اُس میں افغان آباد نہیں ہیں یا وہ اُسکا عمدہ طور پر انتظام نہیں کرتے ہیں تو یہ توقع کیجا سکتی ہے کہ وہ اس عمل کو برابر اسی طرح جاری رکھیگا یہاں تک کہ وہ دونوں سلطنتوں کے درمیان کچھ بھی باقی نہ رہیگا ✤

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان انگریزوں نے ابتدا سے انتہا تک بہ نسبت مرو کے اٹک کی نسبت زیادہ تر توجہ کی ہے اگر ہندوں کا ملک یہ ہے کہ روس ملک اٹک سے گذرے جو بغیر مرو پر فوراً قبضہ نہیں کر سکتا تھا اسلئے ہماری غلطی یہ

ہے کہ اُس وادی پر ایران کی ایک ساختہ حکومت قائم کرائے جس سے دونوں ملک روس کو کوئی حق اُس میں وسعت اندازی کرنے کا نہ رہے مگر روس فوراً اس حقیقت سمجھ گیا اس حکمت عملی سے اُس نے کنارہ کیا اگرچہ وہ وسط ایشیا میں ظاہرا امن و امان کا خواہاں تھا تاہم اسنے ایران کو ملک اتک پر قبضہ کرنیکی اجازت نہ دی اور اسکے حق کو اسبابت تسلیم نہیں۔ سر ولیم ٹامسن نے ۲۹ اپریل ۱۸۸۵ع کو ارل گرینول کو اس بات سے مطلع کیا کہ انکو موسیو دی جیرس کی زبانی یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ ملک اتک پر جو ایران کا قبضہ ہو نیکی تجویز کی گئی ہے اُسپر وزیر روس اور وزیر صیغہ جنگ اور خود انہوں نے بخوبی غور کیا تھا اور سبھوں کے مخالف ہیں لیکن یہ جواب روس کا لارڈ گرینول کی اس تحریر کا تھا جو انہوں نے پانچ ہفتہ پیشتر شہزادہ لوبینو کے پاس روانہ کری تھی لیکن ہمارے ہماری رائے میں اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ وزروسے حق کے ایران سے متعلق ہو۔ اسکے بعد اس معاملہ کی نسبت دو سلطنتوں کے درمیان پھر کچھ گفتگو نہیں ہوئی اور انگلستان نے اسبابت پر قناعت کر لی کہ بحیرہ [illegible] سے بابا درمیز تک روس و ایران کی سرحد کی بہت جلد قرار دیئے جانے کے باب میں مدد کیا اور روس نے مرو کو اپنے قابو میں لانے لیا اسکے در پردہ وہ تدبیریں کیں اگر روس فوراً ملک پر قبضہ کرتا جو حریف انگلستان کی اسکے برخلاف ہوتا تو اسکے باعث سے نہایت سنجیدگی پیدا ہوتی پس اُسنے پہلے فیصلہ کیا کہ اسکے بعد مرو کی طرف سے قبضہ کرنا چاہئے۔ اگر وہ اتک پر اول قبضہ کرتا تو وہ طوفان انگلستان میں برپا ہوتا وہ اسکو اُس وقت مرو پر قبضہ کرنے سے باز رکھتا کیونکہ ہمارے ہاتھ میں ہتھیار ہوتے اور ہم روس کے مقابلہ میں مرو کے ترکمانوں کو مدد دے سکتے روس نے ہمکو اس قابل نہ رکھا کہ ہم اسکو کچھ ضرر پہنچا سکیں اور وہ اسبابت سے بالکل واقف تھا کہ جب ایک مرتبہ اُسکا وہاں تسلط ہو گیا تو اسبابت کے لحاظ سے کہ مرو کے ساتھ آمدورفت قائم رکھنے کے لئے اتک کا اسکے قبضہ میں ضرور ہے کہ کوئی عذر پیش نہ جاتا جو ہم اتک کے قبضہ کی نسبت کرنا چاہتے۔ روس اپنے منصوبوں میں کامیاب ہوا ہے۔ روس نے باوجود تمام پہلے قول و قرار کے مرو پر قبضہ کر لیا ہے اور جو فوج اب اتک میں ہو کر مرو کو جاتی ہے وہ ملک کو درحقیقت روسی ملک خیال کرتی ہے انگلستان میں تمام مسٹر [illegible] اسبابت میں متفق ہیں کہ روس کے قول و قرار کچھ وقعت نہیں رکھتے ہیں لیکن نئی بلو بک میں یہ ایک عجیب خود بخود بات پائی جاتی ہے کہ اپریل ۱۸۸۴ع میں ابہم وہی جیسے کہ سر [illegible] نے ایک مرتبہ میں بلکہ چند مرتبہ یہ بیان کیا تھا کہ روس کا ارادہ اُس ملک سے زیادہ جو اسکے قبضہ میں ہے۔ مرو پر یا اُس نواح میں اور کسی ملک پر قبضہ کرنیکا نہیں ہے وہ یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ بالفعل گورنمنٹ روس کا بھی خیال اور ارادہ ہے اور انکو امید تھی کہ بہت سے برسوں تک انکا یہی ارادہ رہیگا +

ایران کا ملک چند برس تک بالکل قابو نہیں رہا ہے اور انگلستان نے وہ تمام ملک جو افغانستان کی سرحد کے شمال میں دریائے اکسس سے لیکر [illegible] تک واقع ہے روس کے واسطے چھوڑ دیا ہے۔ روس نے اس تمام ملک پر درحقیقت قبضہ کر لیا ہے پس اب کوئی ملک ایسا بچا نہیں ہے جو آزاد چھوڑ دیا جاوے گو ہم خیال کرتے جیسا کہ پرنس لبنو نے ۱۳ مارچ ۱۸۸۵ع کو ارل گرینول سے بیان کیا تھا ناممکن بھی [illegible] نہ ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی اور روس کے درمیان بالفعل کسی قسم کی خط و کتابت کیوں نہ ہوتی ہو مگر یہ بات بلو بک سے بوجہ اوسط صاف ظاہر ہے کہ اُس خط و کتابت کے سبب سے اس ملک کی آئندہ حالت پر کوئی بڑا اثر نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ روس نے ہمارے اس حق کو کہ ہمکو اس ملک سے کوئی تعلق ہے تسلیم نہیں کیا ہے پس اسلئے ہم یہ بات فرض کر سکتے ہیں کہ یہ بحث خاصکر افغانستان کے شمال و مغربی سرحد سے متعلق ہے اور انگلستان غالباً اُس پرانی لین کی نسبت جو خواجہ صالح سے براہ پنج دہ سرخس تک ہے اصرار کرتی ہے اور روس اُسکو ان مقامات تک اور پیچھے ہٹانا چاہتا ہے جو اُن جدید نقشوں میں ظاہر کئے گئے ہیں جو ابھی روس کے جنرل [illegible] نے مشتہر کئے ہیں یہ امید کیجاتی ہے کہ گورنمنٹ روس مباحثہ میں وہ نہایت طریقہ اختیار کریگی جو اسکو حاصل ہے۔ روس نے بہت سے قول و قرار کئے ہیں اور اسنے انکو توڑ دیا ہے انگلستان نے اتک کی آئندہ حالت سے ایک زبردست پولٹیکل غرض رکھنے کا دعوی کیا تھا اور روس نے اسطرح عمل کیا ہے کہ گویا ہمکو اس سے کچھ سروکار ہی نہیں ہے پس اس قسم کے حقوق کے دعوی کرنیکا حق ہمکو حاصل ہے نہ کہ روس کو اور بجائے اسکے کہ ہم افغانستان کی سرحد کی لین کے ہٹائے جانے کی نسبت کسی خواہش کو منظور کریں ہم اسکو آگے بڑھائے جانیکی نسبت اصرار کرنے کیواسطے درحقیقت وجوہات رکھتے ہیں روس کو اس حیثیت سے کہ وہ [illegible]



کی سرحد کی نسبت ہماری تجویز کے بموجب تسلیم کرنی چاہیے نہ یہہ کہ ہم اُسکی تجویز کے بموجب اسکو تسلیم کریں - روس نے یہہ بات تسلیم کر لی ہے کہ افغانستان ایک ایسی ریاست ہے جو ہمارے قابو میں ہے اور اسکو سرحد کی اُس نسبت میں دست اندازی کرنیکا موقع پہنچے دس برس سے زیادہ عرصہ سے افغانستان کی شمالی و مغربی سرحد تسلیم کر رکھا ہے کوئی حق حاصل نہیں ہے لیکن اسباب کی توقع نہیں ہے کہ وہ ایسا کریگا ✦

ہندوستان

پنجاب یونیورسٹی اور امتحان مڈل سکول ۱۸۸۹ء

جناب ایڈیٹر صاحب کرم فرمائے بحال بندہ تسلیمات بعد عرض ہے گذارش ہے کہ آپکے پرچہ نمبری ۱۱ مورخہ ۔۔۔ سنہ حال میں دو سوال حل طلب ہیں انکے گذارش خدمت اقدس ہے کہ آپ براہ مہربانی کسی گذشتہ اخبار وغیرہ میں جگہ دو اور نیز اگر مضمون خاطر پسند ہو تو اسکو بھی اخبار میں درج فرماویں جناب من نے دیکھے سال امتحان مڈل سکول کی بابت اگرچہ بچوں کے پرچے اور کاغذ کالم اخباروں کے سیاہ دیکھے ہیں جو کہ پچھلے سال بموجب حکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب یونیورسٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے - اگرچہ یونیورسٹی کچھ حال کچھ تبدیل نہیں کر سکے لیکن پھر بھی اس یونیورسٹی کے آثار اسی سال میں نمایاں ہو گئے ہیں مگر وہ آثار ہماری بدقسمتی کی نشانی ہیں جیسے امتحان تھا ستارہ ایسی خوبیاں شہید ہوئی ہیں جنکی کہ ایک سال خود میں آئی ہیں - چنانچہ ایک سال اول تو امتحان ہونے ہی سے یہہ ہوا کہ ممتحن صاحبان ہمارے لالہ بھاگ رام اس سکے پرچے

پڑھ گئے - حالانکہ اس بیچارے لالہ جی کا تصور نہ تھا بلکہ کاتب کا تھا جسنے یہہ پرچہ لکھا ہے - اور چھاپنے والوں کا تھا جنہوں نے یہہ پرچہ چھاپے - لالہ صاحب کو مفت بدنام ہونا پڑا بعض صاحب بغیر سوچے سمجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں - لیکن خود علمی لیاقت سے بے بہرہ ہی ہوتے ہیں - لیکن گویا کہ انکو انگریزی میں ایم اے اور ایل ایل ڈی کا خطاب ملتا ہے - اس خطاب کو سامنے رکھکر لکھنا شروع کر دیتے ہیں - کیونکہ اخبار والے کارپردازی میں بہہ جاتے ہیں - تو لکھنا ضرور واجب ہی ہوتا ہے انکے پورا کرنے کے واسطے کسی کی مذمت اور کسی کی خوشامد شروع کرنے لگ جاتے ہیں چنانچہ میں نے بہت سے پرچوں میں لکھا دیکھا ہے کہ ممتحن نے بڑا ظلم کیا ہے چھپا ہوا بتلانے ہمارے ممتحن کا کیا قصور ہے اگر وہ قصور وار ہیں تو آپ بھی بے قصور نہیں ہیں جیسا کہ شیخ شہور ہے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید چنانچہ میں نے ایک پرچہ اخبار کو دو نمبری ۔۔ مورخہ ۔۔ اپریل ۱۸۸۹ء کے پرچہ کو پڑھا فارسی پڑھا جو کہ اسمیں لکھا ہے کہ مصرا غلط ہے اور دوسرا صحیح ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ انکو خود ترکیب آتی نہیں - لیکن دوسرے اخبار نویس بھی انکا شروع کر دیتے ہیں - حالانکہ کتاب بوستاں میں شعر اول یہ شعر ہو اور ترکیب بھی انکی درست ہے کیونکہ ہمارے یہاں صاف لکھا ہے کہ مصرا اول صورت نہیں نگر دند کہ ابدال در آب پاک تن شوند - حالانکہ معنوں سے صاف مطلب پایا جاتا ہے صاحب کارسپانڈنٹ نے لکھا ہے کہ یہہ غلط ہے جو اگر مصرا غلط ہے تو پھر بھی آپکا لکھنا درست نہیں کیونکہ صاف بوستاں میں لکھا ہوا ہے اور مصرا صحیح ہے مگر وہ شعر صحیح ہو وہ صاحب آپکی غلطی ہے اور وہ آپکی تحریر - ذرا سوچنا - اسطرح اور پرچہ کی غلطی ہے اور لوگوں نے بڑی بڑی باتیں گڑھ لیں جو کہ فارسی کی ترکیب کے شعر کی بگڑ گئی ہے - دو مصرعوں میں سے ممتحنوں کو بدنام کر دیا چنانچہ ہمارے سوادویت واسطے کو

محسن نے سمجھے ہیں - کہ ۔۔۔ زمانہ عبارت وغیرہ کی کو پہلا صاحب آپ اسمیں بتائیں کہ کونسا عبارت دقیق اور مشکل ہے فرض کیا کہ وہ زمانہ کتاب ہے تو بتائیے کہ مرد ادنی کتاب کونسی ہے جس سے ممتحن ترجمہ دیتا - اگر زمانہ عبارت دو پہلے نہیں لکھی جاتی تو مرد ادنی کتابیں جو کہ نہایت مشکل ہیں کسطرح لکھ سکو گے - بھلا آپ مرسوم سندھ مرد ادنی کتاب سمجھتے ہیں - ایکا آپ حیات کو مرد ادنی کتاب جو کہ نہایت مشکل کتابیں ہیں - اور ایک تو دوسرے تو رسے سے مشکل اُردو میں مثا بھی نہیں - بھلا آپ فارسی کسطرح بنا سکیں - یا تو یہہ بہت عنایت کرے صاحبوں نے انکو پہلے کیوں نہیں بتا دیا - ہاں اگر یہہ بات کرتے - تو آپ لوگ تب کہتے کہ یہہ بڑا سہل ہے جب طالب علم اتنی بات نہیں جانتے تو انکا امتحان لینا بے فائدہ کیا انکو بعد امتحان کے سند نہیں مل سکتی ہے - اور یہہ بات ممتحنوں کو جونی چاہئے کہ فلاں فلاں کتاب میں وہ امتحان لیں - سب امتحان آسان ہو سکتا ہے ہاں اسلئے سے تو کبھی آسان نہیں ہوگا - ہاں غلطی تو ہوئی یونیورسٹی کی ہے کیونکہ انہوں نے اب انکو پہلے فرصت نہیں دیا - اگر وہ کچھ سیتے تو اتنی خرابیاں کیوں نمودار ہوتیں - ہمارے ڈائرکٹر صاحب تو پہلے یہہ بات دیکھ چکے تھے جب یونیورسٹی کو اتنی عقل نہیں - تو وہ امتحان مڈل سکول کیونکر کر سکتے ہیں - یا تو یونیورسٹی کو امتحان مڈل سکول چھوڑ دینا واجب ہے اگر وہ یہہ بات نہیں کر سکتے تو انکو چاہئے کہ اس کام پر ایسے شخص کو جو ہر ایک فن سے واقف ہو مقرر کریں - یا پھر یہہ امتحان جناب نواب لفٹننٹ گورنر ڈائرکٹر صاحب کے سپرد کر دیں تو نہایت بہتر ہوگا - کیونکہ ابھی یونیورسٹی کو پہلے اپنا کام درست کرنا چاہئے - پھر اوروں کے کام میں ہاتھ ڈالنا واجب ہے ✦ تجھ پر ۔۔۔ سید ۔۔۔ گر ۔۔۔

دوسرے کی تعلیم سے مجھ کو تیز دو ✦

سرکاری خبریں

رپورٹ متعلقہ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ

دہلی مرض چیچک کم ہوتی جاتی ہے فصل درو ہو چکی ہے نرخ اجناس حسب دستور بدستور ہے۔

حصار بمقام چھچھرولی ضلع رہتک میں بخوبی بارش ہوئی صحت عمدہ ہے ... بسبب ہو کہ مویشی مرنے لگ گئے ہیں مرض ... پھیل رہی ہے اور بارش کی قلت ہے نرخ غلہ کسیقدر گراں ہوتا جاتا ہے۔

انبالہ صحت عمدہ ہے فصل ربیع درو ہو چکی ہے پیداوار اوسط درجہ سے کم ہے نرخ اجناس کسیقدر گران ہوتا جاتا ہے۔

جالندھر باستثناء چھاؤنی جالندھر کے جہاں مرض چیچک پھیل رہی ہے ضلع جالندھر میں صحت عمدہ ہے۔ فصل نیشکر و کپاس کی آبپاشی ہو رہی ہے نرخ اجناس بدستور ہے۔

امرتسر بارش ۵ انچ ہوئی صحت عمدہ ہے پیداوار فصل ربیع عمدہ ہے نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہے۔

سیالکوٹ قصبہ سیالکوٹ میں مرض چیچک ابتک پھیل رہی ہے۔ فصل درو ہو رہی ہے پیداوار اوسط درجہ سے زیادہ ہے۔ بسبب روانگی اجناس گراں ہوتا جاتا ہے۔

فیروزپور صحت عمدہ ہے فصل ربیع درو ہو رہی ہے نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہے۔

لاہور صحت عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے۔

راولپنڈی بارش ۲ انچ ہوئی صحت عمدہ ہے پیداوار فصل ربیع اوسط درجہ سے زیادہ ہے۔ نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہے۔

شاہ پور صحت عمدہ ہے فصل ربیع درو ہو چکی ہے نہری علاقہ جات میں کاشت فصل خریف شروع ہو گئی ہے نرخ اجناس گران ہوتا جاتا ہے۔

ملتان صدر میں خفیف باران ہوا صحت عمدہ ہے فصل ربیع زیادہ درو ہو چکی ہے۔ نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان صحت اور فصل کی امید اچھی ہے تھل اور دامن میں مویشیوں میں مری پھیل رہی ہے اور بارش کی قلت ہے۔

پشاور صحت عمدہ ہے فصل ربیع درو ہو رہی ہے نرخ گندم و جو میں کمی ... ارزاں ہوتا جاتا ہے۔ نرخ باقی اجناس گراں ہوتا جاتا ہے۔

کیفیت عام

ہمارا اطلاع میں خفیف سی بارش ہوئی ... مرض چیچک کم ہوتی جاتی ہے لیکن قصبہ سیالکوٹ میں ابھی پھیل رہی ہے۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں صحت عموماً عمدہ ہے اور جنگلوں میں صحت اچھی ہے ضلع رہتک اور علاقہ جات تھل و دامن واقع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بسبب امساک باران بہت مویشی مر گئے ہیں جنوبی و شرقی حصہ پنجاب میں فصل ربیع درو ہو چکی ہے اور دیگر جگہوں میں درو ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس گران ہوتا جاتا ہے۔

ای او براؤن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ملتان نے یکم جون ۱۸۹۹ء سے دو ماہ کی رخصت لی ہے انکے عہدہ کا کام مسٹر ای گیڈسٹون صاحب بہادر قائم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان سرانجام کرینگے۔ اور گیڈسٹون صاحب کا کام ... صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بعنوان کرینگے۔

اخبار تار برقی

مدراس ۱۰ مئی آج شام کو گورنمنٹ ... ریزولیوشن ... ۱۸۹۹ء کے پاس ہونے کے دو سبب سے ... جلسہ کی تقریب پیش ... ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا اور ... ریزولیوشن پاس ہوا کہ یہ جلسہ افسوس کرتا ہے کہ جہانتک اس ایکٹ سے تعلق ہے ... کمیٹی و لوکل بورڈ ... کے پاس کرنے میں ان اصول کا مناسب لحاظ نہیں رکھا گیا جو ... گورنمنٹ ہند ... ۱۸۹۹ء میں تجویز ہوئے تھے۔

قاہرہ ۱۰ مئی سیکرٹری صاحب ... ایجنسی ... کو ... چند عربوں نے گرفتار کر لیا ... صاحب کو بوجہ علالت طبع ... رخصت عطا ہوئی ہے۔

کلکتہ ۱۰ مئی کلکتہ کارپوریشن کے کل کے جلسہ میں ... گورنمنٹ کا اس کارپوریشن کے ... سے بکثرت رائے منظور کیا گیا ... اور اسکے ساتھ ہی کل ... کو قبول کرنے سے پہلے کسیقدر عرض کرنا ضروری سمجھتی ہے کارپوریشن میں جسقدر ... وہ سب اس امداد کو قبول کرنے کے خلاف تھے۔ کیونکہ اسمیں ایک بہت ... شہر کی ... درستی ہونے کے لئے ... ایک ... دیجائے۔ باوجودیکہ ... صاحب نے بیان کیا کہ ۱۸۹۹ء ۱۹۰۰ء کا نالیوں کی نسبت جو قرضہ ہے وہ اس سال کے اخیر میں ادا کیا جاسکے گا۔ اور پھر چند

سال تک دو لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ کی بچت رہا کرے گی جسکو شہر کی درستی میں لگایا جاسکتا ہے لیکن گورنمنٹ کی یہ امداد نامنظور کی گئی ●

لنڈن ۲۰ مئی کل شام مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ مجوزہ مصری مجلس سورسی کی اصلی بنیاد کو قائم رکھے گی - اور جسوقت انگلستان اور فرانس کے درمیان اس بارہ میں باہمی خط و کتابت ہوچکے گی اسوقت دوسری قوموں سے بھی مشورہ لیا جائیگا - کل رات مسٹر چمبرلین نے اپنا مسودہ جو تاجران جہاز کے بارہ میں ہے ہوس آف کامنس میں پیش کیا - مالکان جہاز اس مسودہ کے سخت مخالف ہیں ●

قاہرہ ۱۹ مئی - مقام اسوان میں جو مصری فوج تھی وہ مقام کو راسکو اور دوسری جگہ خالی کر جا رہی ہے اور اسکی جگہ یہاں سے اسوان کو فوج روانہ ہوئی ہے کل رات دو سو باغی متواتر ایک گھنٹہ تک سواکن پر گولہ باری کرتے رہے مگر ہمارے ملاحوں کے جہاز سے اترتے ہی وہ فوراً بھاگ گئے ●

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۹ مئی - مشتہر کیا گیا ہے کہ روسی وانہ وقت مرو میں پہنچ گئے ہیں ●

ملتان ۲۰ مئی آج باشندگان ملتان کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا اور یہ تجویز قرار پائی کہ عرضداشت بدیں استدعا صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں ارسال کیجائے کہ امتحان سول سروس میں امیدواروں کو بڑھا کر ۲۱ سال کر دیا جائے یہ بھی تجویز ٹھہرا کہ اس مطلب کے لئے ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے ایک ہزار روپیہ کے قریب چندہ جلسہ ہی میں اکٹھا کیا گیا تھا ●

لنڈن ۲۰ مئی گورنمنٹ نے (۲۰) کشتیوں کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں - اسکے علاوہ اور کشتیاں بھی ایسی بنائی جاتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سواکن

بھیجنے کے لئے مہم کی تیاری ہو رہی ہے - مسٹر بریٹ کے غور پر اس بارہ میں ابھی کوئی خبر نہیں ملی کل رات ہوس آف کامنس نے کثرت رائے کے ساتھ اس ترمیم کو نامنظور کیا جو بریڈلا صاحب کو بل کی شرائط سے خارج کرتی ہے ●

بمبئی ۲۰ مئی گذشتہ سال کے اخیر میں جبکہ بمبئی کے مالکان کارخانجات نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ۲۰ ہزار روپیہ کا ایک سرمایہ جمع کرکے ایران اور عرب وغیرہ ممالک میں ایک ایجنٹ بھیجا جائے کہ وہ ترقی تجارت کے لئے نئی منڈیاں کھولے اس رقم کا نصف بھی ابھی تک جمع نہیں ہوا - اور نہ آئندہ امداد کے ملنے کی امید ہے اسلئے جو روپیہ جمع ہوا ہے وہ چندہ دہندگان کو واپس دیا جائیگا ●

بمبئی ۲۰ مئی نائسن کا سرمایہ جو بطور یادگار ۷۵ ہزار روپیہ کے جمع ہونے کی امید تھی معلوم ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ جمع ہوگیا ہے سوداگروں نے بہت چندہ دیا ہے جیسے ۴۰ ہزار کی قدر دانی ہے صاحب گورنر بمبئی نے دس ہزار روپیہ مانک جی پٹیٹ نے پندرہ ہزار روپیہ کروڑہ تجارت نے دس ہزار اور مرحوم جی جی بھائی اور ہز ہائینس آغا خان و محمد علی روغنی صاحب نے دس دس ہزار ●

کلکتہ ۲۰ مئی یہاں ایک تار اس مضمون کا آیا ہے کہ ۱۹ - ۲۰ مئی کو اکیاب میں ایک خوفناک طوفان آیا جس سے بہت نقصان ہوا مفصل حال ابھی تک اطلاع نہیں ملی - لیکن بیان کیا گیا ہے کہ مقام مذکور بالکل تباہ ہوگیا ہے ●

کلکتہ ۲۲ مئی اخبار انگلشمین کو خبر ملی ہے کہ حال کے طوفان میں دوسرے ریف کے مینار روشنی کو جو اکیاب کی گرد نواح پر واقع ہے سات آدمی جو اسپر ملازم تھے پانی بہا لیگیا ●

لنڈن ۲۲ مئی اخبار پال مال گزٹ میں ایک فقرہ اس مضمون کا چھپا ہے کہ مہم عنقریب جنرل گورڈن کے بچانے کے لئے روانہ کی جاوے گی اس دس ہزار فوج زیر کمان جنرل لارڈ ولزلی صاحب شامل ہوگی اور یہ مہم خزاں میں روانہ ہوگی - یہہ فوج سواکن و بربر کے راستہ سے ہوکر جاویگی پھر ایک سامان اس مہم کا کر لیا گیا ہے خبر ہے کہ جنرل گورڈن خرطوم سے صحیح سالم نکل آنے میں کامیاب ہوا ●

شملہ ۲۲ مئی مجلس قانونی کا اجلاس جو جمعرات آئندہ کو ہونے والا تھا حسب الحکم وائسرائے ۵ جون تک ملتوی کیا گیا ●

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں موضع متصل جوہراں میں بجلی کے گرنے کے صدمہ سے ایک چرواہا اور ۲۰ مویشی اندھی ہوگئی ہیں اور ایک گاؤں میں قریب ۲۰ مویشی کے بجلی کے صدمہ سے مرگئیں ● آجکل موسم کی عجیب حالت ہو رہی ہے بعض دفعہ بڑے گرم اور دھوپ پڑتی ہے اور اسقدر تپش ہوتی ہے کہ باہر چلنا پھرنا دشوار ہے مگر رات کے پچھلے وقت گلابی جاڑا ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ بخار کا جو چرچا شہر میں ہو رہا ہے اس گرمی اور سردی کا باعث ہے ●

۲۴ مئی کی شام کو بڑے ہال میں جلسہ بتقریب سالگرہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند منجانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منعقد ہوا - اور اس جلسہ میں شہزادگان و صاحبان انگریز و رئیسان و ممبران میونسپل کمیٹی شریک تھے - اور ل

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے ایک مختصر اسپیچ میں بیان کیا کہ آج بڑا خوشی کا دن ہے اور خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ اگرچہ حضور دام عمرہ مواہو کہ حضور ملکہ معظمہ کا فرزند فوت ہوگیا ہے مگر تب بھی انہوں نے اپنے ملکی جلسوں کو بند نہیں کیا ہے اسکے بعد نمبر ہی بجا اور آتشبازی چھوڑی گئی اور تمام دیسی صاحبان کو جناب تحصیلدار صاحب اور دیا ستے پان وغیرہ دی اور عطر کی شیشی بھی پیش کی گئی۔ قریب ساڑھے نو بجے کے جلسہ برخواست ہوا جس جلسہ کا انتظام جناب لالہ گوردہن سنگھ صاحب سر رشتہ دار عدالت کے سپرد تھا جو نہایت خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا۔ آتشبازی قریب گیارہ بجے تک تمام ہوئی ہے +

محلہ مالگنج میں لالہ مرت رے کا لالات کو سوتے وقت کوئی عیار کا کر جلا یا گیا اور گرد رہی کہ کامل زخم نہیں آیا اور سیفہ رکھ رہ گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اسکے زخم کو ٹانکوں سے بند کر دیا ہو اور پولیس تحقیقات میں مصروف ہو۔ کمال تعجب اس معاملہ میں یہ ہو کہ سڑک میں جہاں بہت سے سوتے تھے وہاں یہ معاملہ وقوع میں آیا۔
اخبار لندن پنچ مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۸۸۴ء میں ہم نے ایک تصویر دیکھی ہو جس میں دو سابقہ ممبران سے گورنمنٹ کی تصویر ہو اور دونوں نہایت ہی برانگیختہ بنا کر دو مشعر پر ہاتھ دھر رہے ہیں جس سے صاف یہ مطلب ظاہر ہوتا ہو کہ گھر پہلے کچھ ہرا کا اسکی میں تھا اور اب وہ نہیں رہا۔ شاید ہمارے لوہانہ کے سابقہ ممبران سے بھی بعض بعض کی ایسی ہی حالت ہوگی کیونکہ سلف گورنمنٹ نے اُنسے سب کچھ چھین لیا ہو +

سردار سندر سنگھ صاحب طالع نمبر دار میں زیلدار مقرر ہوئے ہیں +

ویلز آن کاریش

ہنے تمیں سے گرے کو بالکل پہلو میں کرکی ہو اسکو اسکی نسبت تا پانچ سی مقام ہیں جسکی ہوا کان حاصل ہیں۔ ممیڈن کمیٹی جنرل بجنٹ سے منسی ہو +

اشتہار

بنام آمدنی نام ایک خط بصورت ایک رسالہ کے غیب سے ۱۸۸۲ء میں لکھا اور ۱۸۸۳ء سے شائع ہو کر مسلمان بھائیوں کو مفت بانٹا گیا اور وہ دیگر نامی باتوں کی بابت جواس میں درج کی گئی ہیں کچھ تو مولوی الطاف حسین صاحب نے ۱۸۸۳ء میں شیو اخبار میں لکھا تھا اور بعدہ ۱۸۸۳ء سے مولوی سید ابو المنصور صاحب نے ایک جوابی رسالہ ترغیب الرد نام سے شائع کیا ہو۔ اور حال میں سنا ہو کہ کسی اور مسلمان بھائی نے کانپور میں کوئی رسالہ لکھا ہو ان سب کے سوا ان باتوں کی بابت حضور سر سید احمد خان صاحب بہادر کی تصنیفات میں بھی کتنے ہی مطالب پائے جاتے ہیں ان کے سوا اور کوئی اخبار یا رسالہ بابت ۱۸۸۴ء کے بعد کی میں نہیں جانتا ہوں جس میں کسی مسلمان بھائی نے بنام آمدنی کے جواب میں یا اسکے مطالب یا اسکے کسی مطلب کی بابت کچھ لکھا ہو۔ اگر کسی صاحب نے پہلے کبھی کچھ لکھا ہو یا اب لکھیں اور مجھے آگاہی بخشیں تو میں شکر گزار ہونگا اور جس پتہ سے وہ مجھ سے ملینگے اس پتہ پر ان کا شکرانہ بہت ہی مشتاق ہوں کہ مسلمان بھائی ان باتوں کی بابت جو میں نے گزارش کی ہیں اور انسے کیا نتیجہ نکالتے ہیں اور کیا فرماتے ہیں۔ ۱۶ برس اسی انتظار میں گزرے اور اب آخر جون ۱۸۸۴ء تک اور انتظار کرونگا +

میرا پتہ یہ ہو + صفدر علی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جبلپور
ممالک متوسط

اشتہار

عدالت مسٹر کلارک شیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و منتظم جائداد نادار ان ضلع لودیانہ
مقدمہ ناداری نمبر ۱۰ مرجوعہ ۲۲ مئی ۱۸۸۴ء
جو کہ مسمی سردار شیام سنگھ خلف سردار جاسنگھ جٹ جاگیردار لدھراں نادار نے درخواست بغرض قرار دیئے جانے دیوالیہ حسب منشاء دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء عدالت ہذا میں پیش کری ہے لہذا برائے تحقیقات دعاوے قرضخواہان تاریخ پیشی ۲۵ جون ۱۸۸۴ء مقرر ہو کر براسے اطلاع جملہ قرضخواہان مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی شخص کو نسبت نادار مذکور کے دعویٰ ہو وہ ثبوت تحریری اپنا عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیش کرے۔ اور اگر کوئی قرضخواہ تاریخ مندرجہ صدر پر حاضر نہوگا تو اسکا قرضہ مندرجہ فرد مطالبہ نادار صحیح متصور ہوگا۔ نادار مذکور نے جو فرد مطالبہ اور قرضہ داری خود پیش کی ہے اسمیں ۲۳۹۸ روپیہ کی مطالبہ اور ۲۵۲۲۱ روپیہ قرضہ داری درج کیا ہے جسکی مفصل نقل براے ملاحظہ جملہ قرضداران باہر عدالت کے دروازہ پر چسپان کی گئی ہے۔ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے یہ اشتہار آج بتاریخ ۲۳ مئی ۱۸۸۴ء کو جاری ہوا ہو +

رسید زر

جناب ڈاکٹر پادری سی سٹورٹ صاحب سیالکوٹ ۵ مع
جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب تاجر کتب انیسہ آباد سندر ۵ م
+